سوال نمبر 1:

توحید اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ انسانی زندگی پر اس کی اہمیت اور اثرات کی وضاحت کریں۔

عقیدۂ توحید

تعارف:

اسلام کا انسانیت پر سب سے بڑا احسان عقیدۂ توحید ہے۔ جس طرح اسلام میں "عقائد" کی بہت اہمیت ہے اسی تمام عقائد میں عقیدۂ توحید سب سے اہم عقیدہ ہے۔ عقیدۂ توحید کے بغیر دائرۂ اسلام میں داخل ہونا ناممکن ہے۔

علامہ اقبال اپنے اشعار میں عقیدۂ توحید کو کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے
آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا
سالار کارواں ہے میر حجاز اپنا
اس نام سے ہے باقی آرام جاں ہمارا
دنیا کے بت کدوں میں پہلا وہ گھر خدا کا
ہم اس کے پاسباں ہیں وہ پاسباں ہمارا
باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا

(علامہ محمد اقبال)

Scanned with CamScanner

لغوی معنی:

توحید کا لغوی معنی "ایک ماننا، یکتا جاننا" کا ہیں۔

اصطلاحی معنی:

اسلام میں توحید اور عقیدۂ توحید سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کی ذات کو ایک ماننا اور یکتا جاننا ہے۔

وضاحت:

اس بات کو زبان سے اور سچے دل سے ماننا کہ اللہ اپنی ذات میں یکتا ہے اور صفات میں لاثانی اور افعال میں بے مثال ہے۔ اللہ کا کوئی ہمسر نہیں وہ کائنات کا اکیلا خالق و مالک ہے۔ نفع و نقصان، زندگی و موت، بیماری اور تندرستی سب اللہ ہی کی ذات دیکھتی ہے جو ازل سے ابد تک رہے گا۔ اللہ اپنی ذات میں کامل ہے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ۔ اے میرے حبیب آپ فرما دیجئے
هُوَ اللّٰهُ۔ وہ اللہ ہے
اَحَدٌ۔ وہ ایک ہے۔
اَللّٰهُ الصَّمَدُ۔ اللہ بے نیاز ہے
لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ۔ نہ اس کا کوئی باپ ہے نہ وہ کسی کا بیٹا
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔ اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نبی کو اپنی عبادت کی طرف بلا رہے تھے جب مکہ کے لوگوں نے خود ساختہ معبود بنا رکھے تھے۔ ان کا تصور بڑا محدود تھا اور خدا کے بارے میں سوچ بڑی عقیدہ تھی۔

حضرت امام ابو حنیفہ کا تصورِ عقیدہ توحید:

حضرت امام ابو حنیفہ سے کسی نے پوچھا کہ اللہ کے وجود کی دلیل کیا ہے۔
آپ نے عرض کی:

کیا تم اس بات کا جواب دیتے ہو کہ ایک درخت ہے، خود بخود اس کی لکڑی کے تختے بنتے ہیں اور پھر خود بخود تختوں سے کشتی بنتی ہے اور پھر وہ کشتی خود بخود دریا کی لہروں اور موجوں سے گزرتی ہوئی ساحل پر جا پہنچتی ہے۔

وہ کہنے لگا ایسا کیسے ہوتا ہے؟

امام ابو حنیفہ نے کہا: جیسا ایک چھوٹی سی کشتی بغیر کسی بنانے والے کے اور بغیر کسی کے چلانے کے نہیں چل سکتی تو پھر یہ دنیا اور پوری کائنات کا نظام بغیر کسی چلانے والے کے کس طرح چل سکتا ہے؟

جہاں قدرت ہے اسی کو اقتدار اس کا ہے
اجرام فضا میں اعتبار اس کا ہے

پیر نصیر الدین نصیر

حضرت امام شافعی کا تصورِ عقیدہ توحید:

حضرت امام شافعی سے کسی نے اللہ کے وجود کی دلیل بیان کرنے کا پوچھا تو انہوں نے عرض کی۔

شہتوت نے دیکھا تو پھر خدا کے وجود کی دلیل

شہتوت کا پتہ ہے"۔

شہتوت کے پتے میں ایک ہی طرح کے رنگ ہوتے ہیں۔ ریشم شہتوت کے پتے کو اگر ریشم کا کیڑا کھاتا ہے تو اس سے ریشم باہر آتا ہے۔ شہد کی مکھی کھاتی ہے تو شہد باہر آتا ہے۔ بکری کھاتی ہے تو مینگنیں اور اگر ہرن کھاتی ہے تو اس کی ناف سے کستوری بن جاتی ہے۔ وہ خدا کی ذات ہے جو ایک ہی پتے کو کبھی شہد کبھی ریشم اور کبھی کستوری میں بدلتا ہے۔

توحید کی اہمیت:

توحید اسلام کے عقائد میں سے سب سے بڑا عقیدہ ہے۔ یہ باقی عقائد کی بنیاد ہے۔ اگر عقیدہ توحید نہیں تو کوئی بھی عقیدہ نہیں ہے۔ حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت محمدؐ تک تمام انبیاء کرام کی دعوت کا بنیادی مقصد عقیدہ توحید کی دعوت دینا تھا ایک اللہ کو واحد ماننا اور یکتا جاننا تھا۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

"وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں غیب اور حاضر ہر چیز کا جاننے والا ہے وہ رحمٰن و رحیم ہے۔"

(سورۃ الحشر)

اگر کائنات پر نظر ڈالی جائے تو ہر چیز اللہ کی واحدانیت کی واضح دلیل ہے۔ سورج اور چاند کا اپنے مدار میں گردش کرنا، دن رات کا مقرر ہونا، دنیا میں موسموں کا ردوبدل ہر چیز نظم وضبط اور ترتیب سے سارے نظام کو چلا رہی ہے اور اللہ کی واحدانیت کا ثبوت پیش کر رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتے ہیں:

"نہ آفتاب کی مجال ہے کہ وہ چاند کو پکڑ لے اور نہ رات دن سے پہلے آ سکتی ہے اور سب ایک دائرے میں تیر رہے ہیں۔"
(سورۃ یٰسین)

اللہ تعالیٰ اپنی واحدانیت کا قرآن کریم میں بار بار ذکر کرتے ہیں اور فرماتے ہیں:

"جو شخص اس حال میں مرا کہ وہ یقین رکھتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جنت میں داخل ہوگا"

توحید کی ضد شرک ہے۔ شرک کے معنی حصہ داری اور ساجھے داری کے ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں اس سے مراد اللہ کی ذات و صفات اور افعال میں کسی کو شریک ٹھہرانا۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتے ہیں "

"بے شک شرک سب سے بڑا ظلم ہے"

(سورہ لقمان)

عقیدہ توحید کے انسانی زندگی پر اثرات:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ اس کی مثل کوئی چیز نہیں۔ اس عقیدے نے انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر بے پناہ اثرات مرتب کیے ہیں۔

1. عقیدہ توحید کے انفرادی زندگی پر اثرات:

عقیدہ توحید نے انسانی زندگی پر جو اثرات مرتب کیے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

ا۔ محبت الٰہی:

عقیدہ توحید کی وجہ سے انسان کے دل میں جہاں اللہ کی وحدانیت کا تصور آتا وہیں اللہ کی محبت بھی دل میں آ گئی ہے۔ انسان خالق ارض و سماء سے تو محبت کرتا ہی ہے وہیں وہ اللہ کی بنائی ہوئی مخلوق کے لیے بھی دل میں محبت کے جذبات رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:-

"ایمان والے سب سے زیادہ محبت
اللہ سے کرتے ہیں"
(البقرہ)

۲۔ عجز و انکساری کا پیدا ہونا:

اللہ پر ایمان رکھنے والے شخص کے اندر سے غرور و تکبر ختم ہو جاتا ہے اور اس شخص کے اندر اس کے متضاد جذبات یعنی عجز و انکساری پیدا ہوتی ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اللہ کی طاقت کے سامنے وہ بالکل بے بس ہے اور نہ صرف وہ بلکہ سارا عالم ہی اس کا محتاج ہے۔

۳۔ عزت نفس اور خودداری:

اللہ پر ایمان انسان کو پستی اور ذلت سے نکال کر عزت اور خودداری کے جذبات کی طرف لے جاتا ہے۔ انسان کو اشرف اور بلند ترین درجہ پر پہنچا دیتا ہے۔

علامہ اقبال کا ایک شعر ہے:

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

۴۔ صبر و توکل:

توحید انسان کے اندر صبر و تحمل اور توکل کے جذبات کو تقویت بخشتی ہے۔ وہ دنیا کے مصائب کا ڈٹ کر مقابلہ کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن میں ارشاد فرماتے ہیں:

"بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

(سورۃ البقرہ)

3۔ شجاعت و بہادری:

انسان کو دو چیزیں ہی بزدل بنا دیتی ہے ایک تو جان، مال سے محبت اور دوسرا خوف۔ عقیدہ توحید مومن میں سے ان دونوں چیزوں کو ختم کر دیتا ہے۔ اسے نہ دنیا سے محبت ہوتی ہے اور نہ ہی آخرت کا خوف ہوتا ہے کیونکہ:

"ایمان والے اللہ سے شدید محبت کرتے ہیں۔"

(البقرہ)

2۔ عقیدہ توحید کے اجتماعی زندگی پر اثرات:

عقیدہ توحید کا اجتماعی زندگی پر بھی گہرا اثر مرتب کرتا ہے۔ انسانی معاشرے میں عدل، مساوات، سماجی ہم آہنگی، فلاح و بہبود اور امن کے لیے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ایک مانا جائے اور اسی کے بنائے ہوئے قوانین پر عمل کیا جائے۔ موجودہ دور میں اقوام عالم کی کمزوری یہ ہے کہ ہر قوم ایک دوسرے سے نسلیں جدا ہیں بلکہ ان کے معبود بھی ایک جیسے نہیں ہیں

دنیا میں مساوات، انصاف، برابری
اور ہم آہنگی کے لئے ضروری ہے کہ سب
ایک مشترک رشتے سے جڑے ہوں اور
وہ یہ ہے کہ خدا کو ایک جانیں اور اس
کے بتائے ہوئے قانون پر عمل کریں۔

خلاصہ بحث:

درج بالا بحث سے ثابت ہوتا ہے انسان
اور پوری کائنات کی اہم ضرورت صرف
اور صرف عقیدہ توحید ہے۔ عقیدہ توحید
انسانی زندگی میں سماجی، معاشی، نفسیاتی،
علمی اور قانونی مسائل کو حل کرنے کا واحد
حل ہے۔ منکرین خدا کے پاس کتنا ہی علم
کیوں نہ ہو جب تک وہ وحدانیت خدا کا
تصور دل میں نہیں رکھتے کامل انسان
نہیں بن سکتے۔

سوال نمبر 2:

وضاحت کریں کہ کس طرح حضرت محمد ﷺ انفرادی طور پر بہترین نمونہ ہیں؟

نبی ﷺ انفرادی زندگی کے لئے نمونہ عمل:

حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو اپنا نمائندہ بنا کر دنیا میں بھیجا۔ آپ ﷺ نے دنیا میں رہ کر انسانوں کے ساتھ زندگی گزار کر، انسانی دکھ درد برداشت کر کے لوگوں کے لئے ایک بہترین نمونہ عمل پیش کیا۔ آپ ﷺ کا تعلق ایک طرف تو اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ مضبوط تھا اور دوسری طرف انسانوں کی رہنمائی کے لئے آپ نے بے شمار امور سرانجام دیئے۔

اللہ کا قرآن کریم میں ارشاد ہے:

"یہ اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ تم ان لوگوں کے لئے نرم ہو، اگر تم سخت دل ہوتے تو یہ لوگ تم سے بھاگ جاتے۔"

(سورۃ آل عمران)

آپ ﷺ کی زندگی تمام انسانیت کے لئے بہترین نمونہ ہے۔ آپ ﷺ سفارت کار کے لئے، خدمت گار کے لئے، شہری منصوبہ بندی کرنے والوں کے لئے، باپ، بھائی، مبلغ، معلم، شوہر اور زاہد سب کے لئے عملی نمونہ عمل ہیں۔

ضرورت اس بات کی ہے آپ ﷺ کی ذات کے ہر پہلو کو نہ صرف مطالعہ کیا جائے بلکہ اس کو اپنی زندگی میں ہر سطح پر نافذ کرنے کی بھی کوشش کرنی چاہیے۔

نبوت سے پہلے انسانی خدمت اور اسوۂ رسول ﷺ :

نبی کریم ﷺ جس طرح مومنین کے لیے بہترین مثال اور نمونہ عمل ہیں اسی طرح نبوت سے پہلے بھی وہ انسانیت کی خدمت اور محبت کے لیے مشہور تھے۔ مکہ کے لوگ آپ ﷺ کو صادق اور امین کے لقب سے پکارتے تھے کیونکہ آپ ﷺ سچے اور امانت دار تھے۔

آپ ﷺ پر جب پہلی وحی نازل ہوئی تو آپ ﷺ بہت گھبرائے ہوئے تھے تو حضرت خدیجہؓ نے آپ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ "اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ کیونکہ آپ رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہیں، لوگوں کے بوجھ اٹھاتے ہیں، ناداروں محتاجوں کی مدد کرتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور مصیبت میں مبتلا لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔"

یعنی آپ ﷺ جس قدر بے لوث خدمت کرتے تھے۔ اس کا یہی صلہ ہو سکتا ہے کہ آپ ﷺ کو اس منصب پر فائز کیا جاتا۔

نبوت کے بعد انسانی خدمت اور اسوۂ رسول ﷺ:

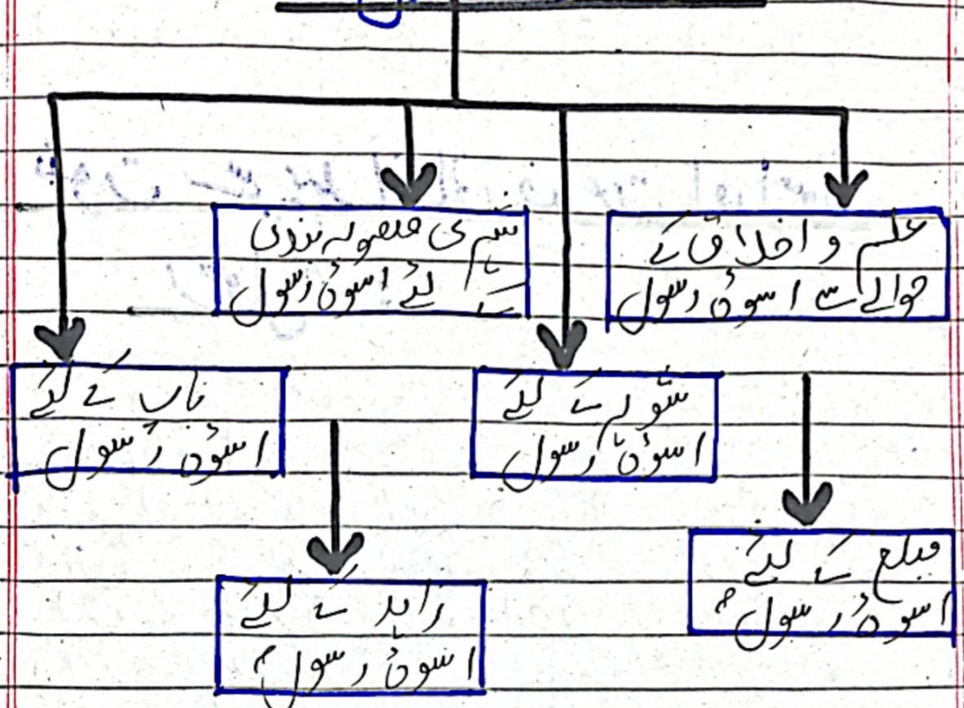

علم و اخلاق کے حوالے سے اسوۂ رسول ﷺ:

آپ ﷺ اخلاق کے عظیم مرتبے پر فائز ہیں۔ آپ ﷺ کے اخلاق نہ صرف مسلمان بلکہ غیر مسلم کے سادہ بھی مثال دیتے۔

آپ نے سورۃ قلم میں ارشاد فرمایا:

"اے محمد ﷺ! آپ اپنے رب کے فضل سے دیوانے نہیں ہو اور تمہارے لیے بے انتہا اجر ہے اور بے شک آپ اخلاق کے عظیم مرتبے پر فائز ہو۔"

(القلم)

شہری منصوبہ بندی کے لئے اسوۂ رسول:

آپ ﷺ نے جب مدینہ ہجرت کی تو مدینہ کے لوگوں نے آپ کا استقبال کیا اور مدینہ میں رہنے کی اجازت دی۔ مدینہ کی آبادی چند سو مسلمانوں پر مشتمل تھی۔ آپ نے اس شہر کو اسلام کا مرکز اور ایک سلطنت اسلامی بنانا چاہتے تھے۔ جس کے لیے آپ کو بے شمار تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ نے ان کا سامنا ہمت، حکمت اور دور اندیشی سے کیا اور ایک ریاست کی تشکیل دی۔

ایک باپ کے لئے اسوۂ رسول:

حضور ﷺ کے تین فرزند اور چار بیٹیاں تھیں اور نبی کریم ﷺ سب سے زیادہ محبت حضرت فاطمہ سے کرتے تھے کیونکہ وہ سب سے چھوٹی تھیں اور جب بھی حضرت فاطمہ تشریف لاتیں۔ آپ کھڑے ہو جاتے اور اپنی جگہ پر انہیں بٹھاتے۔

حضرت زینب سفر ہجرت کے دوران ایک نیزہ لگنے سے انتقال کر گئیں۔ آپ نے ان کی وفات پر فرمایا

"وہ میری بیٹیوں میں سب سے افضل ہے اسے میری وجہ سے تکلیف پہنچی۔"

مبلغ کے لئے اسوۂ رسول:

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا پیغام رسا بنا کر بھیجا اس لیے آپ اچھے طریقے سے

کیلئے دوسروں تک پہنچا دیئے، زندگی کی ہر راہ
میں مبلغ دین۔

حضورؐ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر پوچھا:

"اے حاضرین! اہلِ قیامت کے دن تم
سے میرے متعلق سوال کیا جائے
گا، تو تم کیا جواب دو گے؟"

حاضرین نے جواب دیا:

حضورؐ ہم شہادت دیتے ہیں کہ آپ
نے تبلیغ خوب ادا فرمایا اور
اپنا فرض ادا کیا۔

خلاصہ بحث:

حضورؐ کے علاوہ اس دنیا میں کوئی بھی
ایک جامع اور عالمگیر راہنما نہیں ہو سکتا
اسی لیے رسولؐ نے فرمایا:

اگر تم کو خدا کی محبت کا دعویٰ ہے، تو
آؤ میری پیروی کرو۔ اللہ تم
سے محبت کرے گا۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ کی محبت بھی
دراصل رسولؐ کی پیروی کے ساتھ منسلک
ہے۔ انسان جس راہ کا بھی ہو اس کے
لیے بلند سے بلند اور عمدہ سے عمدہ نمونہ
صرف اور صرف رسولؐ کی ذات ہے۔

Scanned with CamScanner